Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار ۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ، ۱۱ وفا ۱۳۷۲ ہش، ۱۱ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۵۳

انسانی ترقی کا ذریعہ

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سُکھ پاتا ہے اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھ کر حسد نہیں کرتا تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے جو کہ حاسد کے دل میں ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے تو یہ طمع نہیں کرتا تو اس عذاب سے بچا رہتا ہے جو کہ طمع کرنے سے ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت الاوّل۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

مجلس وقف جدید

مجلس وقف جدید حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر وقف جدید انجمن احمدیہ و امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک دعا کے طفیل لمبی عمر عطا فرمائی اور آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا نشان ٹھہرے آپکی ولادت پر جب آپ کے والد ماجد حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں اطلاع کی تو حضرت اقدس نے جواباً لکھا "لڑکا نوزاد مبارک ہو اس کا نام محمد احمد رکھ دیں خدا تعالےٰ باعمر کرے"۔

حضرت شیخ صاحب نے تکمیل تعلیم کے بعد وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ قیام پاکستان سے قبل کپورتھلہ میں اور بعد ازاں فیصل آباد میں پریکٹس کرتے رہے آپکا شمار چوٹی کے وکلاء میں ہوتا تھا۔ آپ نے کشمیر کمیٹی کے زیر انتظام قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

حضرت شیخ صاحب فارسی اور اردو دونوں زبانوں کے بلند پایہ عالم اور قادر الکلام شاعر تھے۔ مشاہیر شعراء کے ہزارہا اشعار بھی آپ کو ازبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو غیر معمولی قوت حافظہ سے نوازا تھا۔

آپ کو نہایت ہی اہم جماعتی خدمات سرانجام دینے کی سعادت عطا ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۴۹ء سے تا وفات لمبا عرصہ آپ امیر جماعتہائے احمدیہ فیصل آباد رہے ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کا جو وفد پیش ہوا اس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی رہے) کے ساتھ جانے والے چار بزرگان جماعت میں سے ایک آپ تھے۔

آپ کو دارالافتاء میں لمبا عرصہ بطور نائب صدر اور صدر خدمات کی توفیق ملی۔ ۱۹۷۶ء سے وفات تک آپ افتاء بورڈ کے صدر کے اعلیٰ مقام پر فائز رہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو وقف جدید انجمن احمدیہ کا۔ بہت ابتداء سے صدر مقرر فرمایا اور یہ اعزاز آپ کو وفات تک حاصل رہا۔

آپ عالمی سطح کے ماہر لسانیات تھے۔ آپ نے سالہا سال کی محنت کے بعد عربی زبان کو اُمّ الالسنہ ثابت کیا اور اس سلسلہ میں آپکی متعدد کتب طبع ہو چکی ہیں۔

آپ بلند پایہ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کو ائمہ احمدیت کا قرب اور گہری وابستگی کا شرف حاصل تھا۔ نیز یہ غیر معمولی اعزاز بھی آپ کو حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ کے بارہ میں یکم جنوری ۱۹۹۳ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا!

"ان کی ادائیں بھی (رفقاء) والی ہیں"

پھر حضرت شیخ صاحب کی ساری زندگی (رفقاء) کی طرح صرف ہونے والی قرار دی۔ آخر میں جماعت کو دعا کی تحریک کی کہ

"اللہ کے رجسٹر میں ان کا شمار (رفقاء) میں ہو"

آپ کی وفات پر آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ (رفقاء) میں دفن ہونے کی سعادت ملی۔

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپکا جنازہ غائب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی کے موقعہ پر ہزاروں احباب کے ساتھ ادا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ صاحب جماعت احمدیہ میں بلند مقام عطا فرمایا تھا آپکی وفات پر جماعت احمدیہ میں ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی قدرت خاصہ سے اس خلا کو پُر فرمائے اور ایسے عالم باعمل خدام سلسلہ کثیر تعداد میں جماعت کو ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔

ہم ممبران و کارکنان وقف جدید حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت شیخ صاحب کے جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ صاحب کی نیکیاں زندہ اور جاری و ساری رکھے۔

(ممبران مجلس وقف جدید و کارکنان وقف جدید)

مجلس تحریک جدید

مجلس تحریک جدید ربوہ پاکستان حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ شہر و ضلع فیصل آباد کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے آپ ۲۸ مئی ۱۹۹۳ء کی شب فیصل آباد میں اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے وفات کے وقت آپکی عمر ۹۷ برس تھی۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جلیل القدر رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے فرزند ارجمند تھے۔

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپکی پیدائش پر آپ کا نام خود حضرت بانی سلسلہ نے رکھا تھا۔

حضرت شیخ صاحب ایک بلند پایہ عالم باعمل اور ایک عظیم قانون دان تھے۔ ۱۹۳۱ء میں کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کے سلسلے میں آپ نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اور متعدد مقامات کی بلا معاوضہ پیروی کر کے سینکڑوں بے گناہ مسلمانوں کو جیلوں سے آزاد کروایا۔

محترم مولانا محمد شریف صاحب استاذ الجامعہ و سابق مربی انچارج گیمبیا وغیرہ کی صحت بہت گر چکی ہے۔ شدید کمزوری کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا ہے۔
احباب سے دعا کی درخواست ہے

آپ نے جماعت احمدیہ کے کئی مقدمات میں بھی پیروی کی۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کا جو وفد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی قیادت میں پیش ہوا آپ بھی اس وفد کے ممبر تھے۔ آپ ایک زبردست محقق تھے جس کا اعتراف بین الاقوامی سطح پر بھی کیا گیا۔

آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی تصنیف منن الرحمٰن کی روشنی میں کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے دنیا کی ۳۵۔ زبانوں کے بارہ میں بدلائل ثابت کیا کہ ان زبانوں کا ماخذ عربی ہے۔ آپ فارسی زبان کے عظیم عالم اور بلند پایہ شاعر تھے۔

آپ کی ساری عمر دین کی خدمت میں گزری۔ ۱۹۴۹ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو فیصل آباد شہر و ضلع کا امیر جماعت احمدیہ مقرر فرمایا۔ آپ تادم آخر اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہے اور عظیم خدمات انجام دیں۔

۱۹۵۷ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپکو وقف جدید انجمن احمدیہ کے قیام پر اس انجمن کا صدر مقرر

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱- وفا ۱۳۷۲ ہش
۱۱- جولائی ۱۹۹۳ء

معافی اور خوشنودی

انسان کی پیدائش اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ اسے زندگی عطا کرتا ہے۔ اور یہ بات بدیہی طور پر ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتا ہے کم از کم جس وقت انسان پیدا ہوتا ہے اس وقت تو وہ خدا تعالیٰ کے پیار ہی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ کسی روح سے ناراض بھی ہو اور اسے انسان بنا کر اس دنیا میں بھی بھیج دے یہ اور بات ہے کہ اس دنیا میں آکر انسان اپنے اعمال سے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لے اس کی خوشی کو خفگی میں بدل لے۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ لیکن چونکہ آغاز خدا تعالےٰ کے پیار سے ہوتا ہے۔ اس لئے انسان خدا کو ناراض بھی کر دے۔ تو خدا تعالیٰ کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ صحیح راستے پر آجائے اور پھر دونوں میں محبت کا رشتہ قائم ہو جائے۔

انسان گناہ کرتا ہے اور معافی مانگتا ہے اس کا منطقی نتیجہ تو صرف یہ ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو گناہ معاف کر دے لیکن اللہ تعالیٰ اس سے بھی آگے بڑھتا ہے اور اس بات سے خوش ہوتا ہے کہ اس کے غلط کار بندے نے اس کی طرف رجوع کیا ہے اور وہ پھر اس کا بندہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف گناہ معاف کرتا ہے بلکہ انسان کے اس فعل سے خوش ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ صرف معاف کرنے اور معاف کر کے خوش ہونے میں کتنا فرق ہے۔ پہلی بات تو منفی اثر کو ختم کرنے کے مترادف ہے اور دوسری بات مثبت تک لے جانے والی ہے۔

ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معافی مانگنے والے انسان سے اتنا خوش ہوتا ہے جتنا کہ وہ شخص جس کا سامان خور و نوش ویرانے میں گم ہو جائے اور پھر اسے مل جائے گویا اسے دوبارہ زندگی کا سامان مل گیا۔ ایسا شخص اپنی خوشی کا اظہار کرنا چاہے تو پوری طرح نہ کر سکے۔ گناہگار انسان گمشدہ چیز ہے جو اس کی معافی کے باعث خدا تعالیٰ کو واپس مل جاتی ہے اور خدا کی خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ گناہ کی معافی بھی۔ اور خدا تعالیٰ کی خوشی بھی۔

کچھ نہ کہہ کر بھی بہت کچھ کہہ گیا
پھول کو پتھر سمجھ کر سہہ گیا
دوستوں کے زخم سہلاتا رہا
اور خود زخمی کا زخمی رہ گیا

ـــــ ابوالاقبال

تیرا دیوانہ کدھر جائے گا
تجھ سے بچھڑے گا تو مر جائے گا

ٹھوکریں کھائے گا در در کی سدا
چھوڑ کر جو ترا در جائے گا

عاشق اور کوچۂ جاناں سے گریز
لاکھ روکیں ہوں مگر جائے گا

اُس کی درگا میں ہوگا مقبول
جو بھی با دیدۂ تر جائے گا

جو تصوّر میں سدا رہتا ہے
یاد سے کیسے اُتر جائے گا

روشنی دل کی دکھائے گی کمال
رنگِ رُخ اور نکھر جائے گا

ظلم جو ڈھاتا ہے مظلوموں پہ
ایک دن وہ بھی تو مر جائے گا

ظلم کے داغ ہیں چہرے پہ ترے
آئینہ دیکھا تو ڈر جائے گا

یہ بھی اِک نقلِ مکانی ہے سلیم
مر کے تو اپنے ہی گھر جائے گا

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرض شناس سپروائزر

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب اپنی خودنوشت سوانح میں تحریر فرماتے ہیں:

۱۹۶۹ء میں دو سال توسیع پانے کے بعد ہیڈ ماسٹر شپ سے یکم مئی کو ریٹائر ہوا۔ اس سلسلہ میں دی جانے والی الوداعی تقریب کی رپورٹ "نوائے وقت" میں اس طرح شائع ہوئی:۔

"ہیڈ ماسٹر کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ (نامہ نگار) گذشتہ روز مقامی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سبکدوش ہونے والے ہیڈ ماسٹر میاں محمد ابراہیم بی اے کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ ایوانِ محمود میں ترتیب دی گئی اس دعوت میں معززین شہر نے شرکت کی۔ سبکدوش ہونے والے ہیڈ ماسٹر کو انجمن طلبائے قدیم کی طرف سے الوداعی ایڈریس پیش کرتے ہوئے انجمن کے سیکرٹری چوہدری شبیر احمد نے ان کی گرانقدر خدمات کو سراہا۔ آپ نے اس سکول میں چالیس سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آخری تیرہ سال آپ ہیڈ ماسٹر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔"

(نوائے وقت ۱۷ جون ۱۹۶۹ء)

ریٹائرمنٹ کے بعد خاکسار نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کر دیا کہ سلسلہ کو جب بھی خاکسار کی ضرورت ہو خاکسار حاضر ہے۔ اس دوران سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن سرگودھا میں بورڈ کے سیکرٹری عزیز فلائٹ لیفٹیننٹ راجہ غالب احمد صاحب ایم اے (عزیز شاگردی کے لحاظ سے) کی توجہ سے بورڈ کی بعض اہم تفویضات سیکریسی آفیسر سرانجام دیتا رہا۔ (بورڈ آف سٹڈیز اور سپورٹس کمیٹی کا میں پہلے ہی ممبر تھا) ہیڈ ماسٹر شپ اور ریٹائرمنٹ کے دوران سالہا سال تک بورڈ کے امتحانات میں سپرنٹنڈنٹ متعین ہوتا رہا۔ امتحانات میں جس طرح نقل کا سلسلہ چل رہا ہے اور طلباء اور نگران جس طرح اس میں ملوث ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ مجھے بھی ایک مرتبہ سمندری میں ایک ناخوشگوار کیفیت کا سامنا کرنا پڑا۔ ہوا یہ کہ اس سال سمندری کے SHO امتحان دے رہے تھے اور ان کے حواریوں نے انہیں باہر سے حل شدہ پرچہ بھجوانے کا منصوبہ بنایا ہوا تھا۔ مجھے اس کی بھنک پڑ گئی۔ انہوں نے صرف انگریزی کا امتحان دینا تھا۔ پرچہ تقسیم ہوا تو چند منٹ بعد ایک صاحب نے باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ ذرا تھانیدار صاحب کو باہر بھیجیں ایک ضروری رپورٹ دینا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ اس وقت امتحان کے کمرہ میں ہیں باہر نہیں آسکتے اور دروازہ بند کر لیا۔ دو ایک دفعہ اسی طرح کی مزید کوششیں ہوئیں لیکن میں نے نہ کسی کو آنے دیا اور نہ جانے دیا اس اثناء میں تھانیدار صاحب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے اور جب دیکھا کہ وقت گذرتا جا رہا ہے مجھے کچھ نہ کچھ تو لکھنا چاہیئے۔ پرچہ حل کرنا شروع کر دیا راؤنڈ لگاتے ہوئے میں نے سرسری نگاہ ان کے پرچہ پر ڈال کر بھانپ لیا کہ گذارہ کے موافق وہ خود بھی لکھ سکتے ہیں اور جب شام کو ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ دوسرے پرچے میں ابھی دو دن ہیں۔ میں خود ان کو اس کی تیاری کروا دیتا ہوں اور ..... وہ خود اپنی ہمت سے کامیاب ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں نے دوسرے پرچہ کے ضروری حصہ کی خوب تیاری کروا دی وہ .... ذہین اور شوق سے پڑھنے والے تھے۔ تیاری کر کے دوسرا پرچہ انہوں نے ایسی اچھی طرح کر لیا کہ پہلے کی کمی دور ہو گئی۔ وہ بہت خوش ہوئے اور اس پر پچھتائے کہ میں نے ان لوگوں کے کہنے پر متوقع امداد پر سہارا کرنے کی بجائے کسی ماہر سے خود پڑھ ہی کیوں نہ لیا۔ میں بھی خوش تھا کہ میں نے جائز مدد کی اور ناجائز ذرائع استعمال نہ ہونے دیئے۔ جب نتیجہ نکلا تو ان کے مجموعی نمبر قریباً میرے اندازے کے مطابق آئے۔ جس کا میں نے ان سے ذکر کر رکھا تھا۔ اس کے بعد وہ میرے مداح ہو گئے اور جب ملاقات ہوتی۔ بہت اخلاص اور عقیدت سے ملتے۔ اس دور میں ایک بات جس کا تعلق غالب صاحب کی دیانت داری اور اخلاص سے ہے اس کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ حضرت صاحب افریقہ کے دورہ سے واپس تشریف لائے تو استقبال پر حاضر ہونے کی سعادت پانے کے لئے ہم دونوں نے اس روز سرگودھا سے ربوہ آنے کا پروگرام بنایا۔ چلنے لگے تو غالب صاحب کو ایک امتحان آپڑا۔ اسی وقت بورڈ کے ہی ایک اور آفیسر نیازی صاحب کسی سرکاری کام سے ربوہ آرہے تھے۔ غالب صاحب چاہتے تو بورڈ کی کار میں ہی نیازی صاحب کے ساتھ آجاتے اور اس کی نیازی صاحب نے پیشکش بھی کی۔ لیکن غالب صاحب نے ایک منٹ کے توقف کے بعد کہا کہ "نیازی صاحب! میں بورڈ کی کار میں جا کر اپنا "ثواب" ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ ہاں اگر آپ چاہیں تو میری کار میں بیٹھ جائیں"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور استقبال کے بعد غالب صاحب انہیں ساتھ بھی لے گئے۔

صادقہ شمس

ایک چھوٹی سی بات

۱۶ جون کے الفضل میں جناب ن س صاحب کی دورنگی جرابوں کا پڑھ کر بڑا لطف آیا۔ انسان کے ساتھ ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ اس سے مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔

پچھلے دنوں ناصر آباد کے کسی قریبی حلقہ میں تقریری مقابلہ تھا اور وہاں مجھے بطور منصف جانا تھا۔ میں اپنے گھر سے پیدل چلی کچا بازار پار کیا۔ جب ریلوے روڈ پر آئی تو عین بازار میں میرا جوتا ٹوٹ گیا۔ اب کیا کروں ایک قدم بھی چلنا محال تھا اور دور دور تک جوتا مرمت کرنے والے کی دوکان کا نشان تک نہ تھا۔ میں نے کسی قریبی گھر کی بیل دی۔ سوچ رہی تھی کسی سٹوڈنٹ کا گھر نہ ہو۔ دروازہ کھلا اندر داخل ہوئی تو ایک چھوڑ تین سٹوڈنٹ نے میرا استقبال کیا۔ خیر ٹوٹا ہوا جوتا ان کے گھر رکھا۔ اور ان سے جوتا لیا وہ پہن کر گئی۔ اگلے دن پھر ٹوٹا ہوا جوتا وہاں سے لیا اور انہیں واپس کیا۔ ایک چھوٹی سی بات سے کتنی مشکل پڑی اور شرمندگی بھی ہوئی۔ مگر ایک دن جب میں نے ایک خاتون کو ایک پاؤں میں جوتا پہنے ہوئے اور دوسرے پاؤں کا ہاتھ میں پکڑے ہوئے عیدگاہ کی طرف جاتے دیکھا تو ساری شرمندگی دور ہو گئی۔

ان واقعات سے میں خواتین کی خدمت میں عرض کروں گی کہ جب وہ گھر سے پیدل نکلیں تو ایک چھوٹی سی بات کا خیال رکھیں کہ نازک اور فیشن ایبل جوتے کی بجائے وہ کوئی جوگر ٹائپ یا مضبوط جوتا پہن کر نکلیں۔

آرٹیکل ۵۸ بی ۲ کیا ہے؟

What is Article 58(2)(b)?

58. Dissolution of National Assembly — (1) The President shall dissolve the National Assembly if so advised by the Prime Minister; and the National Assembly shall, unless sooner dissolved, stand dissolved at the expiration of forty-eight hours after the Prime Minister has so advised.

Explanation. — Reference in this Article to "Prime Minister" shall not be construed to include reference to a Prime Minister against whom a (notice of a resolution for a vote of no-confidence has been given) in the National Assembly but has not been voted upon or against whom such a resolution has been passed or who is continuing in office after his resignation or after the dissolution of the National Assembly.

(2) Notwithstanding anything contained in clause (2) of Article 48, the President may also dissolve the National Assembly in his discretion where, in his opinion.—

(a) a vote of no-confidence having been passed against the Prime Minister, no other member of the National Assembly is likely to command the confidence of the Majority of the members of the National Assembly in accordance with the provisions of the Constitution, as ascrtained in a session of the National Assembly summoned for the purpose; or

(b) a situation has arisen in which the Government of the Federation cannot be carried on in accordance with the provisions of the Constitution and an appeal to the electorate is necessary."

گذشتہ دنوں دستور پاکستان کے آرٹیکل ۵۸ (۲) (ب) کا بہت تذکرہ رہا۔ یہ آرٹیکل قومی اسمبلی کی تحلیل کے متعلق ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ قومی اسمبلی کو کس طرح تحلیل کیا جا سکتا ہے۔ صدر مملکت وزیر اعظم کے مشورہ ملنے پر قومی اسمبلی کو تحلیل کر سکتے ہیں اگر قومی اسمبلی فوری طور پر تحلیل نہ کی جائے تو وزیر اعظم کے مشورہ کے ۴۸ گھنٹہ بعد وہ خود بخود تحلیل ہو جائے گی۔ لیکن اس آرٹیکل میں پرائم منسٹر کا جو ذکر ہے اس میں وہ پرائم منسٹر شامل نہیں ہوگا۔ جس کے خلاف نیشنل اسمبلی میں عدم اعتماد کا نوٹس دیا جا چکا ہو چاہے اس پر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

فرنٹیئر پوسٹ

۷- جون ۱۹۹۳ء

حکومت اپوزیشن تعلقات کی جو صورت پیدا ہو چکی ہے اسے گفت و شنید کے ذریعے بہتر بنانے پر آپ نے

Appeal to Ms. Bnutto & Mr. Sharif

Both of you deserve to be supported on your agreement to have a dialogue for improving the ugly state of government-opposition relations. However, the dialogue, in order, to serve the highest interests of the country genuinely, should be comprehensive. It should not be confined merely to the claims on the custodianship of the state power and the protection it provides to political leaders and their followers.

The grave issues at the root of the crisis plaguing the country are deeper than the demand for fresh elections, the notorious 8th Amendement, a second term for the president and allegations of undue interference by the president in the business of the government and the government's vendetta against politicians belonging to the opposition -- to name only a few of the points which have been raised so far.

There is a need that the politicians in the government and the opposition should sit together and arrive at some form of consensus on issues such as the following:

1. The grave problem of controlling lawlessness prevalent in the country deserves immediate attention. Highly organised armed bands of narcotic barons, smugglers, land grabbers and other criminals are operating under political protection. There must be an agreement to empower the administration to arrest and put on trial the culprits in the highest positions of influence.

2. It should be realised that over the decades the working of the apparatus of the state has steadily deteriorated. Ethnic aspirations, corruption, political interference and loss of credibility of the federal executive, legislative and judicial authority has made day to day governing of Pakistan from Islamabad impossible. Decentralisation of power is the crying need of the day. The concurrent list of the subjects in our constitution needs to be drastically curtailed along with taking other ancillary measures. The constitution needs new articles to establish the right of districts, tehsils, talukas, cities and villages to exercise prescribed political, social and economic power.

3. During the last decade and a half, intelligence services have grossly violated the scope of work for which they were created. The autonomy that the Pakistani services are able to exercise in planning and execution of their activities has now been revealed to be unfettered. A legislation is urgently needed to lay down framework for their activities, to oversee their working and for the protection of the fundamental rights of the citizens at their hands.

4. The movement towards the solution of the problems of nuclear non-proliferation, curbing armed power of religious fundamentalists, political and economic relations with the industrialised world and India, slowing down of arms race between India and Pakistan has acquired great urgency. These highly intertwined and complex issues require national debate and consensus. A start needs to be made at the Nawaz-Bhutto level.

5. National economy is in a truly bad state. For the last few years the net federal receipts are less than the expenditure on debt servicing, defence, administration and law and order. Hard measures such as drastically reducing government expenditure, raising direct taxes, controlling money supply, pruning down grandiose development projects, recovering bad debts and arrears of taxes from influential clients, reducing government pay-roll expenditure, readjusting the value of currency are needed.

In other words the people of Pakistan have to be prepared to make sacrifices which is a task no single political party or alliance can undertake. The economic measures needed to pull the country out of its dangerous plight require political consensus.

6. Along with decentralisation of political and economic power, the assets under the executive authority of the Council of Common Interests, according the Constitution, but virtually under the control of the federation, should be divided up among the provinces under a fresh political agreement.

In order that the government and the opposition may collaborate in putting Pakistan on the road to progress and prosperity as both of you desired in your speeches in the National Assembly, you must have a common goal before you.

Political working relationships which are devoid of common national goals are likely to be ephemeral.

DR. MUBASHIR HASAN,
Lahore

THE FRONTIER POST *Monday June 7, 1993*

ڈاکٹر مبشر حسن (لاہور) فرنٹیئر پوسٹ کے ۷ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:-

آپ دونوں اس بات کے مستحق ہیں کہ آپ کی تائید کی جائے کہ اتفاق کیا ہے۔ البتہ اس گفت و شنید کے حقیقی طور پر ملک کے بہترین مفاد میں ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یہ گفت و شنید مکمل طور پر کی جائے۔ یہ گفت و شنید صرف اپنے دعووں تک محدود نہ رکھی جائے وہ دعوے جو صاحب اقتدار ہونے کی حیثیت میں کئے جائیں یا جو سیاسی لیڈروں اور ان کے پیروکاروں کی حفاظت کے سلسلے میں ہوں۔ موجودہ بحران جس سے ملک دوچار ہے اس کے لئے بنیادی طور پر جو مسائل پیش آرہے ہیں وہ نئے انتخابات کے مطالبے سے زیادہ اہم ہیں۔ اسی طرح بدنام آٹھویں ترمیم سے بھی۔ اور صدر مملکت کی دوسری ٹرم سے اور ایسے الزامات سے کہ صدر مملکت کاروبار حکومت میں مداخلت کرتے ہیں۔ اور حکومت کی انتقامی کارروائیاں جو حزب اختلاف کے سیاستدانوں کے متعلق کی جاتی ہیں۔ ان میں سے صرف چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے جو اب تک پیش کئے گئے ہیں۔

اس بات کی ضرورت ہے کہ جو سیاستدان حکومت میں ہیں اور وہ جو حزب اختلاف میں ہیں اکٹھے بیٹھیں اور متفقہ طور پر ان مسائل کے حل کے لئے کوشش کریں۔

(۱)۔ بہت گھمبیر مسئلہ جو امن و امان کے قیام سے متعلق ہے اس بات کا مستحق ہے کہ فوری طور پر اس کی طرف توجہ دی جائے۔ منظم مسلح گروہ جو منشیات کے سرپرست ہیں سمگلرز زمینیں ہتھیانے والے اور دوسرے مجرم سیاسی چھتری کے نیچے کام کر رہے ہیں۔ اس بات پر اتفاق ہو جانا چاہیئے کہ انتظامیہ کو یہ اختیار دیا جائے کہ ان مجرموں کو جو بڑی سے بڑی پوزیشن کے اثر کے ماتحت ہیں گرفتار کر لیا جائے

(۲) اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ گذشتہ کئی سالوں میں کاروبار حکومت کے لئے جو نظام استعمال کیا جاتا رہا ہے وہ اب تک آہستہ آہستہ گر کر موجودہ حالت تک پہنچا ہے۔ علاقائی امنگیں، کرپشن سیاسی مداخلت اور اعتماد کا کھو یا جانا اور وفاقی ایگزیکٹو کے اعتماد کا کھو یا جانا۔ اسی طرح لیجسلیٹو اور عدلیہ کے مقام کا بھی۔ یہ ہیں وہ باتیں جنہوں نے اسلام آباد سے پاکستان پر حکومت کرنا مشکل بنا دیا ہے۔ موجودہ وقت پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ مرکزیت کو تقسیم کیا جائے۔ موجودہ وقت میں جو ہماری کنسٹی ٹیوشن کی ضرورتیں ہیں اور جن کے مطابق موضوعات کی فہرست بنی ہوئی ہے وہ کم کی جانی چاہئیں اور اسی طرح بعض دوسرے امور بھی سامنے آنے چاہئیں۔ ہمارے دستور کو نئی شقوں کی ضرورت ہے تاکہ ضلعوں کے حقوق تحصیل کے حقوق تعلقہ کے حقوق شہروں اور گاؤں کے حقوق سیاسی، سماجی اور اقتصادی طور پر محفوظ کئے جا سکیں۔

(۳) گذشتہ پندرہ سالوں میں انٹلیجنس سروس نے بہت بری طرح اپنے کام یعنی طریقے کو پامال کیا ہے اور وہ طریقہ جس کے لئے انکی تشکیل کی گئی تھی۔ پاکستانی سروسز کی خودمختاری جسے وہ عمل میں لا سکتی ہیں خاص طور پر سکیمیں بنانے اور ان پر عملدرآمد کرنے کے لئے اس کے متعلق اب معلوم ہوا ہے کہ وہ لائحہ عمل فوری طور پر ایک ایسے قانون کے بنائے جانے کی ضرورت ہے جس میں یہ بتایا جائے کہ وہ کن حدود کے اندر رہ کر کام کر سکتے ہیں۔ ان کے کام کو سپروائز کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اور بنیادی حقوق جو شہریوں کو حاصل ہیں۔ انہیں ان کے ہاتھوں میں کس طرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

(۴) جہاں تک نیوکلیئر کے عدم پھیلاؤ کے مسائل کا تعلق ہے اس کے حل کی ضرورت ہے۔ مذہبی بنیاد پرست جن کی طاقت مسلح ہو چکی ہے اسے روکنے کی ضرورت ہے سیاسی اور اقتصادی رشتے جو صنعتی دنیا سے اور ہندوستان سے ہیں ان کے متعلق بھی دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اسلحہ کی جو دوڑ لگی ہوئی ہے وہ بھی ایک ایسا مسئلہ ہے جو فوری طور پر حل کیا جانا چاہیئے۔ یہ تمام مسائل ایسے ہیں جو گھمبیر بھی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ الجھے ہوئے بھی۔ ان کے متعلق قومی ڈیبیٹ (DEBATE) ہونی چاہیئے۔ اور ہمیں کسی ایک فیصلے پر پہنچنا چاہیئے۔ اور اس کا آغاز نواز، بھٹو لیول ہی سے ہو سکتا ہے۔

(۵) جہاں تک قومی اقتصادیات کا تعلق ہے یہ اس وقت بری حالت میں ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے وفاقی حکومت کی آمدنی اخراجات سے کم ہے کیونکہ قرضوں کی واپسی کے لئے رقم درکار ہے۔ دفاع کے لئے انتظامیہ کے لئے اور امن و امان قائم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کے لئے بھی اس سلسلے میں سخت اقدامات کے جانے چاہئیں۔ جن میں یہ بات بھی شامل ہو کہ حکومت کے اخراجات کم کئے جائیں بلا واسطہ ٹیکسز وصول کئے جائیں اور جو روپیہ ہمیں ملتا ہے اس کی حفاظت کی جائے۔ وہ ترقیاتی سکیمیں جو صرف دکھاوے میں بہت بڑی ہیں ان کو کم کیا جائے ـــــ قرضے واپس نہیں مل رہے وہ واپس لئے جائیں۔ ٹیکسوں کی صحیح طور پر ادائیگی ہو یعنی جو ٹیکس ادا کئے جا رہے وہ وصول کئے جائیں اور یہ بات بہت بڑے بڑے با اثر لوگوں سے تعلق رکھتی ہے۔ حکومت کو اپنے ملازمین کی فہرست بھی جن پر خاصا خرچ ہوتا ہے کم کرنی چاہیئے۔ اور کرنسی کی قیمت کو تبدیل کیا جائے۔

بالفاظ دیگر پاکستان کے لوگوں کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ اور یہ کام کسی ایک سیاسی جماعت یا کسی اتحاد کے کرنے کا نہیں ہے۔ جہاں تک اتحادی اقدامات کا تعلق ہے یہ سیاسی لوگوں کے متفق الخیال ہونے سے ہی ـــــ عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

(۶) سیاسی اور اقتصادی قوت کی مرکزیت کو تقسیم کرنے کے لئے اٹھارہ دستوری طور پر تو کونسل آف کامن انٹرسٹس کے پاس ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ وفاقی حکومت ہی کے پاس ہیں۔ انہیں صوبوں میں تقسیم کیا جائے اور ایسا کرنے کے لئے ایک نیا سیاسی معاہدہ کیا جانا چاہیئے حکومت اور حزب اختلاف کے آپس میں اتحاد جس سے پاکستان کو ترقی کی راہوں پر گامزن کیا جا سکے اور اسے خوشحال بنایا جا سکے کے لئے ضروری ہے۔ اور آپ دونوں نے اپنی تقریروں میں قومی اسمبلی میں اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ آپکا ہدف ایک ہی ہونا چاہیئے۔ سیاسی طور پر مل جل کر کام کرنے جن میں ایسی صورت میں جہاں دونوں کے اہداف ایک نہ ہوں عارضی تو ہو سکتے ہیں (لیکن مستقل نہیں)

ڈان

۷- جون ۱۹۹۳ء

اخبار ڈان کے ۷ جون ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں آصف حمید (کراچی) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

میں اس مضمون کے حوالے سے

Marriages

I REFER to the article, 'The professional matchmakers' by Humurzi Jalil, appearing in your *Tuesday Review* of May 25. The writer appears to be in favour of arranged marriages and writes: "Such marriages were indeed more successful and long lasting with the blessings of the elders, compared to those that take place today when boys and girls choose their own partners."

I think that the writer carries a very simplistic view on reasons for the success or failure of marriages. It is, indeed, a fact that more marriages end in divorces now then in the past. Further, cases of separations have also increased. But does that necessarily mean that failure of more marriages now is due only to the fact that the proportion of arranged marriages has decreased. A serious study on this issue will most probably show that a number of failed marriages today are 'arranged marriages' in the traditional sense.

I believe that failure of more marriages now is mainly due to some fundamental and significant changes in our socio-economic set-up. The life has become tough and very competitive. The people are now exposed to various forms of violence and frustrations. All this makes them tense. Tension has a significantly negative influence on their marital lives. This is a very important reason for unsuccessful marriages.

Further, before declaring that marriages were more successful in the olden days, one should analyse whether more marriages 'actually' fail now-a-days, or is it just that the failures have become more visible now. It is an undeniable fact that the type of understanding that the couples try to establish among themselves now-a-days was unthinkable in the olden days. Indeed, in those days, if a man established a good communication and understanding with his wife, the society looked at him as if he had disgraced himself. To that society, a wife was, effectively, a man's slave and no more. But what could a woman do? She was utterly dependent on her man for her livelihood as she was not capable of making an earning for herself. Further, she had so little exposure to the life outside her house that she was not really capable of surviving alone. This led her to accept whatever life she had with her husband.

Surely, not many failed marriages were witnessed in the olden days. But does the fact that two people live under the same roof their entire lives also means, in itself, that their marriages are more successful? I leave the answer to the readers.

ASIF HAMEED
Karachi

DAWN MONDAY, JUNE 7, 1993

بات کر رہا ہوں جو آپ نے نیوز ڈے ریویو برائے ۲۵ مئی میں ہمرزی جلیل علی کی طرف سے پیشہ ور شادی کرانے والے کے عنوان سے چھاپا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو لکھنے والے ارینجڈ میرج کے حق میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ایسی شادیاں زیادہ کامیاب ہوتی ہیں اور یقیناً دیرپا بھی۔ کیونکہ انہیں بڑوں کی بلیسنگ حاصل ہوتی ہے۔ بہ نسبت آج کی شادیوں کے جن میں لڑکیاں اور لڑکے از خود اپنا شریک حیات چنتے ہیں۔

میرا خیال یہ ہے کہ اس خط کے لکھنے والے نہایت سادگی سے ان وجوہات کا ذکر کرتے ہیں جو شادیوں کے کامیاب اور ناکام ہونے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آج زیادہ تعداد میں شادیاں طلاق پر منتج ہوتی ہیں۔ بہ نسبت گذشتہ زمانوں کے۔ اس سے آگے بڑھیں تو سیپریشن (جدائی) کے واقعات بھی خاصے زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن کیا اس کا یقینی طور پر یہ مطلب ہے کہ شادیوں کا ناکام ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ ارینجڈ میریجز کی نسبت کم ہو گئی ہے۔ اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ اس بات کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ شادیوں کے ناکام ہونے کے دیگر عوامل بھی موجود ہیں۔ اگر ہم اس مسئلے کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں تو ہمیں یہ پتہ چلے گا کہ کئی ناکام شادیاں ایسی ہیں جو روایت کے لحاظ سے ارینجڈ میرج ہی کے ذریعہ ہوئیں۔

مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اب جو شادیاں پہلے کی نسبت زیادہ ناکام ہوتی ہیں وہ بعض بنیادی اور اہم تبدیلیوں کے باعث ہوتی ہیں۔ جو ہمارے اقتصادی معاشرے میں در آئی ہیں۔ اب زندگی زیادہ مشکل ہو گئی ہے اور بہت زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اب لوگوں کو مختلف قسم کے مسائل پیش آتے ہیں۔ اور اس کے بعد مایوسیاں بھی۔ ان تمام باتوں کی بناء پر ان میں ایک تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تناؤ ایک ایسی چیز ہے جس کا اثر شادی پر منفی رنگ میں پڑتا ہے یہ شادیوں کے ناکام ہونے کی بہت بڑی وجہ ہے۔

اس سے آگے چلئے۔ قبل اس کے کہ یہ کہا جائے کہ پہلے شادیاں زیادہ کامیاب ہوتی تھیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس بات کا تجزیہ کریں کہ کیا اب واقعی زیادہ شادیاں ناکام ہوتی ہیں یا یہ کہ شادیوں کی ناکامی زیادہ اجاگر ہو کر سامنے آنے لگتی ہے۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جوڑوں میں آپس میں جو افہام و تفہیم ہونی چاہیئے اس کا پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یقیناً ان دنوں میں اگر خاوند اپنی بیوی کے ساتھ اچھی افہام و تفہیم پیدا کر لیتا تھا تو کہا یہ جاتا تھا کہ اس نے اپنے آپ کو ذلیل کر لیا ہے۔ اس معاشرے میں بیوی خاوند کی غلام ہوتی تھی اور اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔ لیکن ایک عورت کر بھی کیا سکتی تھی۔ وہ پوری طرح اپنے خاوند پر انحصار کرتی تھی۔ وہ پوری طرح پر اپنے نان و نفقہ کے لئے اپنے خاوند پر انحصار کرتی تھی۔ کیونکہ وہ خود کمانے کے قابل نہیں تھی۔ اس کے علاوہ وہ اتنا کم معاشرے میں اپنے آپ کو ظاہر کرتی تھی کہ وہ اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے قابل ہی نہیں تھی یہی وہ بات تھی جس نے اسے ساری زندگی اپنے خاوند کے ساتھ گزارنے پر مجبور کیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پرانے وقتوں میں بہت زیادہ شادیاں ناکام نظر نہیں آتی تھیں۔ لیکن کیا یہ بات کہ دو افراد ایک ہی چھت کے نیچے رہ رہے ہیں اور ساری زندگی وہ ایسا کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کی زندگیاں زیادہ کامیاب تھیں۔ میں اس کا جواب قارئین پر چھوڑتا ہوں۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۷- جون ۱۹۹۳ء

نیوز انٹرنیشنل کے ۱۷ جون ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں نادیہ رشید چودھری (راولپنڈی) خطوط کے کالم میں کہتی ہیں:-

"ایسا کیوں ہوتا ہے"۔ پاکستان ٹیلیوژن کا ایک ہفتہ وار پروگرام ہے جس میں طلباء اپنے تعلیمی اداروں کے مسائل جو انہیں پیش آتے ہیں پر گفتگو کرتے ہیں اور وہ اس گفتگو میں ان مشکلات کا بھی ذکر کرتے ہیں جو تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے سلسلے میں پیش آتی ہیں۔ ملک بھر سے ذہین طلباء جو مختلف تعلیمی اداروں کی نمائندگی کرتے ہیں، کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے مختلف مسائل پر گفتگو کریں انہیں اس بات کی مکمل آزادی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں اور یہ بھی بتائیں کہ ان کے خیال میں تعلیمی نظام کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

ہماری تعلیمی پالیسیاں ناقص ہیں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ص ۵

ہر طالب علم کو سینکڑوں شکایات ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ میں واقعی یہ بات نہیں سمجھ سکتی کہ ایسے پروگرام کیوں نشر کئے جاتے ہیں جبکہ کوئی بھی شخص اس بات میں دلچسپی نہیں رکھتا کہ مسائل حل کرنے کے لئے کوئی اقدامات کئے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں ہر شخص جانتا ہے کہ درست بات کیا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہئے لیکن کوئی شخص اپنے اس یقین کو پیش نظر رکھتے ہوئے حوصلہ مندی سے کام نہیں لیتا اور کچھ بھی نہیں کرتا۔

NEWS POST

Students problems

From Nadia Rashid Chaudhri

"Aisa kyoon hota hai?" is a weekly PTV programme about the problems faced by students in their educational institutions and about the hurdles in the way to creating a better education system.

Intelligent students representing various educational institutions from all over the country are invited to discuss different problems they have been facing. They are free to give their own opinions and views for the betterment of the education system.

Our education policies are defective. Each student has hundreds of complaints. I wonder what the authorities do? I really don't understand why such programmes are telecast when no one is interested in taking any steps to solve the problems. The fact is that everybody knows in this country what is right and what should be done, but no one has the courage of conviction to actually do it.

The question is, does the Minister of Education take any notice of this programme? If yes, then what has he done in the regard? If no, then such programmes are really useless.

I appeal to the Minister of Education to look into the matter and save the country's future.

Rawalpindi

سوال یہ ہے کہ کیا وزیر تعلیم اس پروگرام کا نوٹس لیتے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو انہوں نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے۔ اگر جواب انکار میں ہے تو پھر ایسے پروگرام بالکل بے فائدہ ہیں۔

میں وزیر تعلیم سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس معاملے کی طرف توجہ دیں اور ملک کے مستقبل کو بچائیں۔

ڈان

۲۸۔ جون ۱۹۹۳ء

مسعود اختر ڈان ۲۸، جون ۱۹۹۲ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

اسماء مسعود کا جو خط آپ کے ۲۳، جون کے شمارے میں شائع ہوا ہے میں اس کے مشتملات کی پوری طرح تائید کرتا ہوں۔ یہ ہماری بطور ایک قوم کے انتہائی بے دلی ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو ہماری سرزمین کا عظیم سپوت ہے ہم نے اپنانے سے انکار کر دیا اور اسے اجنبی بنا دیا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے نہ صرف انسانی علم کی تاریخ میں بہت کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں بلکہ ملک کو بہت نیک نامی

Let's own him

I fully endorse the views expressed by Asma Masood in her letter published in your issue of June 23.

It is really callous of us as a nation to have disowned and alienated one of its most illustrious sons who has not only made an invaluable contribution to the annals of human knowledge but has also brought a good name to the country.

Now that Prof Salam is at the twilight of his career there is still time for us to atone for the unkind treatment meted out to him in the past. Let us acknowledge him as one of the greatest scientists that this country or the Third World has produced in this century and take pride in his being a Pakistani.

MASROOR AKHTAR

Karachi

DAWN MONDAY, JUNE 28, 1993

بھی دی ہے۔ اب جبکہ پروفیسر سلام اپنے کیریئر کی شفق سرخیوں میں آ گئے ہیں ابھی وقت ہے کہ ہم اپنے غیر محبانہ رویہ جو ہم نے ان کے ساتھ روا رکھا ہے اس کا ازالہ کریں۔ آئیے ہم اس بات کو تسلیم کر لیں کہ وہ ہمارے ملک کے عظیم ترین سائنس دانوں میں سے ایک ہیں یا تیسری دنیا کے عظیم ترین سائنسدانوں میں سے ایک ہیں جو ہمارے ملک نے پیدا کئے ہیں اور ہم ان کے پاکستانی ہونے پر فخر کریں۔

بقیہ : ص ۳

ابھی اسمبلی کی ووٹنگ نہ ہوئی ہو۔ یا جس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس کی جا چکی ہو۔ یا وہ استعفیٰ دینے کے بعد ابھی تک اپنے عہدہ پر قائم ہو یا اسمبلی کی تحلیل کے بعد بھی وہ اپنے عہدہ پر قائم ہو۔

(۲) تاہم بشرطیکہ آئین کے آرٹیکل ۴۸، کی شق (۲) کے کوئی بات مخالف نہ ہو تو صدر اپنی صوابدید کے مطابق بھی قومی اسمبلی کی تحلیل کا حکم نامہ جاری کر سکتا ہے۔ جہاں اس کے خیال میں (اے) جب وزیراعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد پاس ہو چکی ہو اور قومی اسمبلی کا کوئی دوسرا ممبر ہاؤس کے ممبرز کی اکثریت کا اعتماد دستور میں دی گئی دفعات کے مطابق حاصل نہ کر سکتا ہو۔ جیسا کہ قومی اسمبلی کے اس مقصد کے لئے بلائے گئے سیشن میں معلوم ہو چکا ہو۔ (بی) یا کوئی ایسی صورت حالات پیدا ہو چکی ہو جس میں فیڈریشن کی حکومت دستور کی دفعات کے مطابق نہ چلائی جا سکتی ہو اور اس صورت میں انتخابات کا منعقد کیا جانا ضروری ہو گیا ہو۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۸۹۴۴ میں محمد حنیف قمر ولد میاں محمد بشیر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۷½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورنٹو کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۱۔۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نقد پاکستان بنک میں ۲۰۰۰۰۰/ روپے۔ (۲) ایک عدد انگوٹھی نقرئی مالیتی ۱۲/ کینیڈین ڈالر (۳) گھڑی مالیتی ۲۰۰/ کینیڈین ڈالر (۴) مکان نمبر ۳۳۶ بلاک نمبر ۲ سیکٹر B ٹاؤن شپ لاہور مالیتی ۴۰۰۰۰۰/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰/ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت ملتے رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد حنیف قمر ٹورنٹو کینیڈا گواہ شد نمبر ۱۔ محمد سلیم وصیت نمبر ۲۵۰۸۱۔ گواہ شد نمبر ۲ خالد محمود کھوکھر وصیت نمبر ۲۶۸۸۰۔

مسل نمبر ۲۸۹۴۵ میں ملک منصور احمد خان ولد ملک خالق داد خان صاحب کینیڈا قوم ـــ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰۔۱۱۔۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/ ڈالر کینیڈین ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک منصور احمد خان کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک خالق داد خان والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد کینیڈا۔

مسل نمبر ۲۸۹۴۶ میں حبیب اللہ طارق ولد چوہدری عنایت قوم ـــ پیشہ کاروبار عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بحرین ـــ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲۔۱۰۔۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کے مالک صدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۲۰۶۱ واقع جرمنی مالیتی -/۳۵۰۰۰۰ DM (۲) مکرشل پلاٹ واقع جرمنی مالیتی -/۱۵۰۰۰۰ DM (۳) منقولہ جائیداد مالیتی -/۱۰۰۰۰۰ DM۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰۰ DM ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ حبیب اللہ طارق جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ کولمبس خان جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ امتیاز حسین ملک جرمنی۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم ندیم شمس صاحب گرین ٹاؤن کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۱ جون ۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام عبیر بن ندیم تجویز ہوا ہے۔ نومولود قریشی نور الحق تنویر استاذ جامعہ احمدیہ کا نواسہ اور محمد صدیق صاحب شمس آف کراچی کا پوتا ہے

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

○ مکرم حافظ جری احمد صاحب ابن محترم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب نمبردار آف قیام پور ورکاں کا نکاح بہمراہ محترمہ فرزانہ کوثر صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب آف دولووالی مورخہ ۶ مئی ۹۳ء کو مکرم محمد یاسین ربانی صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے بعوض حق مہر مبلغ ۳۰،۰۰۰ روپے قلعہ کالر والہ میں پڑھایا

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ دارالذکر لاہور کے والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ٹانگ کی درد میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم قمر احمد صاحب محمود کارکن مجلس خدام الاحمدیہ کے والد محترم عبدالحئی صاحب دارالرحمت شرقی ب ربوہ قریباً پندرہ دن سے مثانے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم فیض محمد خان صاحب ڈیرہ غازیخان کی اہلیہ محترمہ بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صـ ۱

فرمایا۔ آپ نے اس حیثیت میں وفات تک شاندار خدمات انجام دیں ۱۹۷۳ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے حضرت شیخ صاحب کو سٹینڈنگ کمیٹی صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا صدر مقرر فرمایا۔ آپ اس عہدہ پر ۱۹۹۰ء تک فائز رہے اور نہایت توجہ اور جانفشانی سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ سالہا سال مجلس افتاء کے صدر بھی رہے۔

حضرت شیخ صاحب میں اللہ تعالیٰ نے عظیم انتظامی صلاحیتیں ودیعت کی تھیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی علالت کے زمانہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات کے بعد آپ کو مجلس مشاورت کی صدارت کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت شیخ صاحب سلسلہ کے ایک نہایت مخلص اور فدائی خادم تھے۔ آپ نظام قدرت ثانیہ کے ساتھ عشق و وفا کا مرقع اور اطاعت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ ایک محبوب اور ہمہ پہلو شخصیت کے مالک اور یگانہ روزگار وجود تھے۔

مجلس تحریک جدید اس عظیم صدمے کے موقع پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت شیخ صاحب کے جملہ افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی بخشش کی چادر میں ڈھانپے۔ اور اپنے خاص فضل سے اس خلاء کو پُر کرے جو آپکی وفات سے جماعت میں پیدا ہوا ہے۔

فیصل آباد

امراء حلقہ جات ضلع فیصل آباد نے حضرت شیخ محمد احمد منظہر صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد ایک عالم متبحر۔ قادر الکلام شاعر۔ فقید المثال وکیل اور زبان عربی کو ام الالسنہ ثابت کرنے والے ماہر لسانیات تھے۔ جماعت احمدیہ میں آپ کا خاص مقام تھا۔ آپ تقویٰ۔ طہارت دیانت و امانت۔ علم و عرفان کے مجسمہ تھے۔

تمام جماعتہائے احمدیہ پاکستان و بیرونی ممالک آپ کے نام نامی کو عزت و احترام سے جانتی تھیں۔ آپ متعدد کتب کے مصنف تھے۔ آپ کی شہرۂ آفاق علمی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر۔ انگلینڈ نے آپ کو انٹرنیشنل مین آف دی ائر ۹۳-۱۹۹۲ء کا ایوارڈ عطا کیا۔

جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کو جس قدر ان سے دلی محبت۔ پیار اور حسن عقیدت رہی اسکی مثال ملنی مشکل ہے۔ وہ بھی اپنی روزانہ دعاؤں میں ہمیشہ ہمیں یاد رکھتے رہے۔ درحقیقت انکی وفات نے جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کو یتیم کر کے رکھ دیا ہے۔

وہ عمل و ایمان کے حامل۔ دانا و بینا اور روشن ضمیر انسان تھے ایسے انسان دنیا میں صدیوں بعد کہیں جا کر پیدا ہوا کرتے ہیں۔ وہ اپنی وفات تک صدر وقف جدید رہے۔ وہ صدر مجلس افتاء رہے۔ آپ نے دور قدرت ثانیہ کے مظہر دوم کی بیماری کے ایام میں دو دفعہ مجلس مشاورت کی صدارت بھی کی۔

اے ہمارے آقا و مولیٰ ہمارے اس پیارے کو جنت میں اعلیٰ جگہ عطا فرما۔ وہ تو ہمیں چھوڑ گئے لیکن تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑنا۔ اے مولا کریم ان کے درجات کو بلند فرما اور ان کے لواحقین کو اپنے فضل و کرم کا وارث بنا۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص اور فدائی خادم۔ لسانیات کے عالمی ماہر قانون کے میدان میں طویل عرصہ جماعتی خدمات انجام دینے والے نہایت بزرگ اور خدا رسیدہ وجود امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد حضرت شیخ محمد احمد صاحب منظہر کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہیں

آپ ۲۸ مئی بروز جمعہ کی رات پونے گیارہ بجے فیصل آباد میں اپنی رہائش گاہ واقع چنیوٹ بازار میں انتقال کر گئے۔

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس دعا کی قبولیت کا ایک زندہ نشان تھے جو ایک اعجازی رنگ میں غیر معمولی اہمیت کا حامل بنی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت شیخ صاحب کی پیدائش پر آپ کے والد ماجد کو خط تحریر فرمایا کہ "لڑکا نوزاد مبارک ہو اس کا نام محمد احمد رکھ دیں خدا تعالیٰ باعمر کرے" آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی عمر ۹۷ برس تھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کئی بار حضرت شیخ صاحب کے بلند مقام کا ذکر فرماتے رہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے خطاب کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت شیخ صاحب کی علم لسانیات میں غیر معمولی مہارت اور عربی زبان کی تاریخی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش فرمایا اور آپ کی علم لسانیات کی مہارت کو اس علم کے عالمی ماہرین کے ہم پلہ بلکہ ان سے برتر قرار دیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ یکم جنوری ۱۹۹۳ء میں آپ کو مقام کے لحاظ سے رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمار فرمایا۔

ہم ممبران مجلس عاملہ اس جماعتی سانحہ پر محترم شیخ صاحب کے اہل خانہ اور تمام لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت شیخ صاحب جیسے نافع الناس وجود کی رحلت پر ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کے درجات کو اپنی جناب میں بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ (۔۔۔۔)

ہم ہیں ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

ضرورت کمپیوٹر آپریٹر

اردو نستعلیق کمپیوٹر کے دو آپریٹروں کی ضرورت ہے۔ جو دوست اردو کمپیوٹنگ کا کام جانتے ہوں اور تجربہ رکھتے ہوں وہ براہ کرم فوری طور پر اپنے صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ دفتر الفضل سے رجوع کریں۔ کم از کم تنخواہ بھی ساتھ لکھیں۔ مینیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

ربوہ : ۱۰ جولائی۔ رات بادل آنے کے بعد آج صبح سے موسم خوشگوار رہے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

○ جمعہ کے روز ربوہ میں بجلی صبح دس بجے سے ساڑھے چار بجے تک بند رہی۔ بعض علاقوں میں بجلی کی روشام سات بجے بحال ہوئی۔

○ وزیراعظم نواز شریف کی طرف سے محترمہ بے نظیر بھٹو کو ڈنر پر مذاکرات کی جو دعوت دی گئی تھی محترمہ نے اسے یہ کہہ کر مسترد کر دیا ہے کہ مجھے کھانے کا شوق نہیں میں ملک میں سیاسی بحران دور کرنا چاہتی ہوں جبکہ وزیراعظم بحران دور کرنے کی بجائے صرف وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر نے ایجنڈے کے بغیر مذاکرات سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم بہت انتظار کر چکے ہیں۔ اب ایجنڈے کے بغیر ملاقات نہیں ہو سکتی ایجنڈا طے پانے کی صورت میں بے نظیر اور نواز شریف کے درمیان لاہور میں ملاقات ہو سکتی ہے۔

○ اپوزیشن نے لانگ مارچ روکنے کے لئے وزیراعظم کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کے ذریعے وزیراعظم نے جو پیغام بھجوایا تھا اپوزیشن نے اسے صرف وقت حاصل کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ لانگ مارچ کی تاریخ کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم حکمرانوں کی دھاندلیاں نہیں چلنے دیں گے۔ کارکن لانگ مارچ کی بھرپور تیاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے انعقاد میں جتنی تاخیر ہوگی بحران اتنا ہی بڑھتا چلا جائے گا۔ ہماری جدوجہد فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نہ اسمبلی ٹوٹے گی اور نہ مارشل لاء لگے گا۔ اپوزیشن لیڈروں کا ذاتی مفاد پرستی کے سوا کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ گیدڑ بھبکی ہے اپوزیشن بھاگ جائے گی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ نواز شریف نے انتخابات پر بے نظیر سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بے نظیر کے لئے بات چیت کا فیصلہ مشکل ہوگا وہ چاہتی ہیں کہ مذاکرات میں صدر اسحاق بھی شریک ہوں۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق وزیراعظم نواز شریف نے قومی پے کمیشن اور پنشن کمیٹی کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوج اور سول ملازمین کی تنخواہوں مراعات الاؤنسز اور پنشنوں میں اضافے کی سفارشات ستمبر تک پیش کر دیں تاکہ یکم اکتوبر سے تنخواہوں میں اضافہ کیا جا سکے۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر منظور وٹو نے محکمہ اطلاعات پنجاب کو فوری طور پر پنجاب ٹی وی کے قیام کے لئے کام شروع کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ لاگت کا تخمینہ چند دنوں کے اندر اندر پیش کر دیا جائے۔

○ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ سیاسی بحران سے پاکستان کی معیشت کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ صدر کی ہٹ دھرمی اور نواز شریف کی طرف سے صدارتی اختیارات ختم کرنے کی کوششوں سے بحران شدید تر ہو رہا ہے۔

○ فیلچ ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ نواز شریف نے فوج کے اعتراض پر ایم کیو ایم سے رابطے ختم کر دیئے تھے۔

○ وفاقی وزیر الٰہی بخش سومرو نے اپوزیشن سے کہا ہے کہ وہ تشدد سے باز رہیں کل انہیں بھی یہی صورتحال پیش آ سکتی ہے۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق ملک کا بحران حل کرنے کے لئے ملک کے ایک اہم ادارے کی طرف سے یہ تجویز بڑی بھا رہی ہے کہ تین ماہ کے لئے ملک کا اقتدار عدلیہ کے سپرد کر کے اکتوبر میں فوج اور عدلیہ کی نگرانی میں عام انتخابات کرائے جائیں۔ اس تجویز کو قانونی شکل دینے کے لئے صدارتی فرمان جاری کیا جا سکتا ہے۔

○ بوسنیا کے صدر نے بے بسی کی حالت میں ملک میں کنفیڈریشن قائم کرنے کے منصوبے پر آمادگی ظاہر کی ہے سرب اور کروشیائی لیڈر اس منصوبے کو تسلیم کر چکے ہیں جس کے تحت ملک کو سرب، کروشیا اور بوسنیا کے تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE Rs200/-

عورتوں کیلئے کورس

STERILITY COURSE Rs100/- بانجھ پن کورس

ATHRA COURSE Rs100/- اٹھرا کورس

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون:- ۶۰۶ - ۷۷۱

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

۴½ بجے سے ۸½ بجے شام

خدام کیلئے سنہری موقع

۱۔ آفس کلرک۔ عمر ۲۵ تا ۳۵ سال۔ ۲۔ گھریلو ملازم۔ عمر ۴۵ تا ۵۵ سال۔ ۳۔ ربڑ کا کام سیکھنے والے لڑکے دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار

پتہ برائے رابطہ میاں بھائی گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جمائی روڈ لاہور

فون: ۲۷۰۹۳۶ / ۲۷۱۷۷۹ / ۲۷۴۷۴۷

لندن کیلئے ارزاں ٹکٹوں اور آرام دہ سفر کیلئے اب ربوہ میں ٹکٹنگ کی خدمات موجود

تمام ایئر لائنز کی بکنگ کیلئے تشریف لائیں

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے

النصرت چلڈرن کلینک

ریلوے روڈ۔ ربوہ

WANTED

ACCOUNTANT FOR TEXTILE MILL LOCATED IN RAIWIND.

THE CANDIDATE MUST HAVE:

* AT-LEAST FIVE YEARS EXPERIENCE IN A REPUTABLE SPINNING MILL IN SIMILAR POSITION.
* PASSED INTER C. A. OR ICMA PART III.
* B. COM WITH TEN YEARS RELEVANT EXPERIENCE MAY ALSO BE CONSIDERED.
* KNOWLEDGE OF COMPUTER WILL BE AN ADVANTAGE
* AGE UPTO MID FORTIES

ONLY THOSE WHO MEET THE ABOVE REQUIREMENTS AND WISH TO JOIN US MAY PLEASE CALL ON THE UNDERSIGNED WITH HANDWRITTEN APPLICATION, COMPLETE BIO-DATA AND COPIES OF TESTIMONIALS ON JULY 13, 1993 BETWEEN 2 TO 6 P. M

M. A. BHATTY,
SHAHNAWAZ TEXTILES LIMITED
83, SHAHRAH-E-QUAID-E-AZAM, (THE MALL) LAHORE
TELE. NOS. 301670, 304741-3